کثرت سے استغفار کرو اس کے بغیر کسی پریشانی اور دُکھ سے نجات نہیں مل سکتی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ ؍دسمبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انور حضور نے یہ سورۂ کریمہ تلاوت فرمائی:-

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۲﴾ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۳﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۴﴾

(النصر: ۲ تا ۴)

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس سورۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اِس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کی فتوحات کے متعلق بشارتیں دی گئی ہیں کیونکہ اس سورۃ کا نزول فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ روایتوں میں اختلاف ہے تاہم اس سورۃ کے نزول کے بعد آپ ۷۰ یا ۸۰ دن اِس دُنیا میں زندہ رہے۔ اِس کے بعد آپ کا وصال ہوا۔

اِس سورۃ میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اور پریشانی کے وقت جو دراصل انسان کے اپنے گناہ اور اپنی کوتاہی اور اپنی بدعملی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے، انسان اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کئے بغیر اس پریشانی اور تکلیف اور دُکھ سے نجات نہیں حاصل کر سکتا۔

استغفار کے معنے یہ ہیں (کیونکہ یہ لفظ غَفَرَ سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگنا کہ جو فساد اور رخنہ کسی رنگ میں پیدا ہو گیا ہے، وہ اُسے دُور کرے اور اصلاحِ امر کرے۔

خلافتِ اُولیٰ کے زمانے میں اور پھر اس کے بعد صدیوں تک اور سچی بات تو یہ ہے کہ اب تک اسلام پر کمزوری کا زمانہ بھی آیا۔ تکلیف کا زمانہ بھی آیا اور پریشانیوں کا زمانہ بھی آیا لیکن اِس ارشاد باری تعالیٰ کے نتیجہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے جو دُعائیں کی تھیں، وہ آڑے آئیں اور اُن دُعاؤں اور اُن دُعاؤں کے بعد جو طفیلی دُعائیں ہم مانگتے ہیں ان کے نتیجہ میں رخنہ دُور ہو گیا، فساد جاتا رہا، اصلاحِ امر ہو گیا اور پریشانیوں کی بجائے مسرتوں کے دن آ گئے۔

مگر شاید جگانے کے لئے یا جھنجوڑنے کے لئے ابتلاء بھی آتے ہیں لیکن اُمتِ محمدیہ کا وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور اس کے حکم سے استغفار کرتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے، وہ اُسے بار بار رحمت کرنے والا اور مغفرت کرنے والا پاتا ہے۔ کب ایسا ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہو اور اُس نے اپنی رحمت سے اُسے نہ نوازا ہو۔ ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور دُنیا کا ہر ملک اور ہر قوم اِس پر شاہد ہے۔

آج بھی ہمارے لئے پریشانیوں اور اُداسیوں کے دن ہیں مگر یہ وقتی اور عارضی پریشانیاں ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے رب سے قوت حاصل کریں اور اُس سے عاجزانہ دُعائیں کریں کہ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کے نتیجہ میں اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں اِس وقت جو پریشانیاں پیدا ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں معاف فرمائے اور ہماری اصلاح فرمائے اور ہماری آنکھیں کھولے اور ہمیں پھر صحیح راہ کی طرف لے آئے تا کہ یہ پریشانیاں دُور ہو جائیں اور انشاء اللہ یہ دُور ہو جائیں گی۔

مسلمان کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ایک مسلمان کے لباس تقویٰ اور اُس کی فطرت کے جامہ اور پاکیزگی کی رداء پر جب گُناہ کے گندے دھبے پڑ جاتے ہیں تو وہ صرف آنسوؤں

سے ہی اُن کو نہیں دُھویا کرتا۔ ویسے وہ آنسوؤں سے بھی دھوتا ہے لیکن وہ آنسو نہیں جو کمزوری کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ وہ آنسو بھی نہیں جو کسی غیر اللہ سے مدد مانگنے کے لئے بہائے جاتے ہیں اور وہ آنسو بھی نہیں جو بے صبری پر دلالت کرتے ہیں بلکہ وہ آنسو جو رات کے اندھیروں میں اپنے مالک و خالق اور پیار کرنے والے خدا کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ ان آنسوؤں سے بھی اپنی تقوٰی کی چادر کے اور فطرت کے جامہ کے اور پاکیزگی کے لباس کے دھبے دھوئے جاتے ہیں اور ایک مسلمان اپنے آنسوؤں سے یہ دھبے دھوتا ہے۔ وہ رات کے اندھیروں میں سب سے چھپ کر خدا تعالیٰ کے حضور آنسو بہاتا اور پاک ہونے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا اہل بننے کی کوشش کرتا ہے۔

تاہم ایک مسلمان اپنی زندگی میں اپنے گناہوں کے اور اپنی کوتاہیوں کے اور غفلتوں کے دھبے صرف آنسوؤں ہی سے نہیں دھوتا بلکہ اِس کے علاوہ وہ یہ دھبّے اپنے خون سے بھی دھوتا ہے۔ وہ اپنے خون سے اپنی پاکیزگی کی رداء پر گُلکاری کرتا ہے اور یہ خوبصورت پھول ان دھبوں کو چھپا لیتے ہیں اور اس کی باطنی خوبصورتی اور اندرونی حُسن کو ظاہر کرتے ہیں۔

خون، موت!! یہ تو ’’اسلام‘‘ کے معنی کے اندر ہی موجود ہے۔ اسلام کے معنے ہی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں گم ہو کر اپنے اُوپر ایک موت وارد کرنا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے ایک نئی زندگی پانا۔ میدانِ جنگ میں شرفِ شہادت پانے والا اگر وہ نیک نیتی سے اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دے رہا ہو تو شہادت حاصل کر کے اُسی وقت زندوں کے زمرہ میں دوبارہ آ جاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے تم ان شہیدوں کو مرا ہوا نہ کہو لیکن صرف شہید ہی نہیں بلکہ ایک کامل ایمان والا مسلمان جب خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اُوپر ایک موت وارد کرتا ہے، تو وہ بھی خدا تعالیٰ سے اپنے لئے ایک ابدی زندگی حاصل کرتا ہے۔

اگر آج ہم اپنے اُوپر اِس قسم کی موت وارد کر لیں اگر ہم خدا تعالیٰ کے پیار میں کھوئے جائیں اگر ہم اپنے وجود پر فنا کی آندھیاں چلا کر خدا تعالیٰ کی صفات سے حصہ لینے لگیں تو دُنیا کی کون سی طاقت ہے جو ہمیں مار سکے۔ دُنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے پیاروں کو نیست و نابود اور ہلاک نہیں کر سکتی۔ اِس لئے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

گو آج دُنیا ہمیں طعنے دے رہی ہے اور ہمیں تضحیک کا نشانہ بنا رہی ہے مگر ہم ان چیزوں کی اِس لئے پرواہ نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ کالی دیوی کی کالی بدلیاں اگر سامنے آ جائیں تو وقتی اور عارضی طور پر روشنی تو دُور ہو سکتی ہے لیکن وہ غلبۂ اسلام کی راہ میں ہمیشہ کے لئے روک نہیں بن سکتیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟ مَیں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو ہم تو غیر مسلم دُنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے ہیں اور یہ وعدۂ الٰہی ایک دن پورا ہو کر رہے گا اور اِس کے آثار آج اُفقِ غلبۂ اسلام پر ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مسلم بنگال واپس آ جائے گا، مجنون کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام مغلوب نہیں ہوگا۔ مسلم بنگال کیا ہندو بنگال بھی، مسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی، مسلم بنگال کیا عیسائی دُنیا بھی، مسلم بنگال کیا کمیونسٹ ممالک بھی، مسلم بنگال کیا دہریہ اور بُت پرست بھی، یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا مگر تم خدا سے قوت حاصل کرو اور کثرت سے استغفار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے اپنے اُوپر اس کی محبت میں گُم ہو کر ایک موت وارد کرو گے تو پھر تمہیں ایک ایسی زندگی ملے گی کہ تمہارے لئے بھی نہایت برکت، خوشی اور مسرت کا موجب ہوگی اور دُنیا کے لئے بھی رحمت اور برکت کا موجب بنے گی۔

خُدا کرے کہ جلد ایسا ہو جائے۔ (آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۱، ۲)

❁❁❁